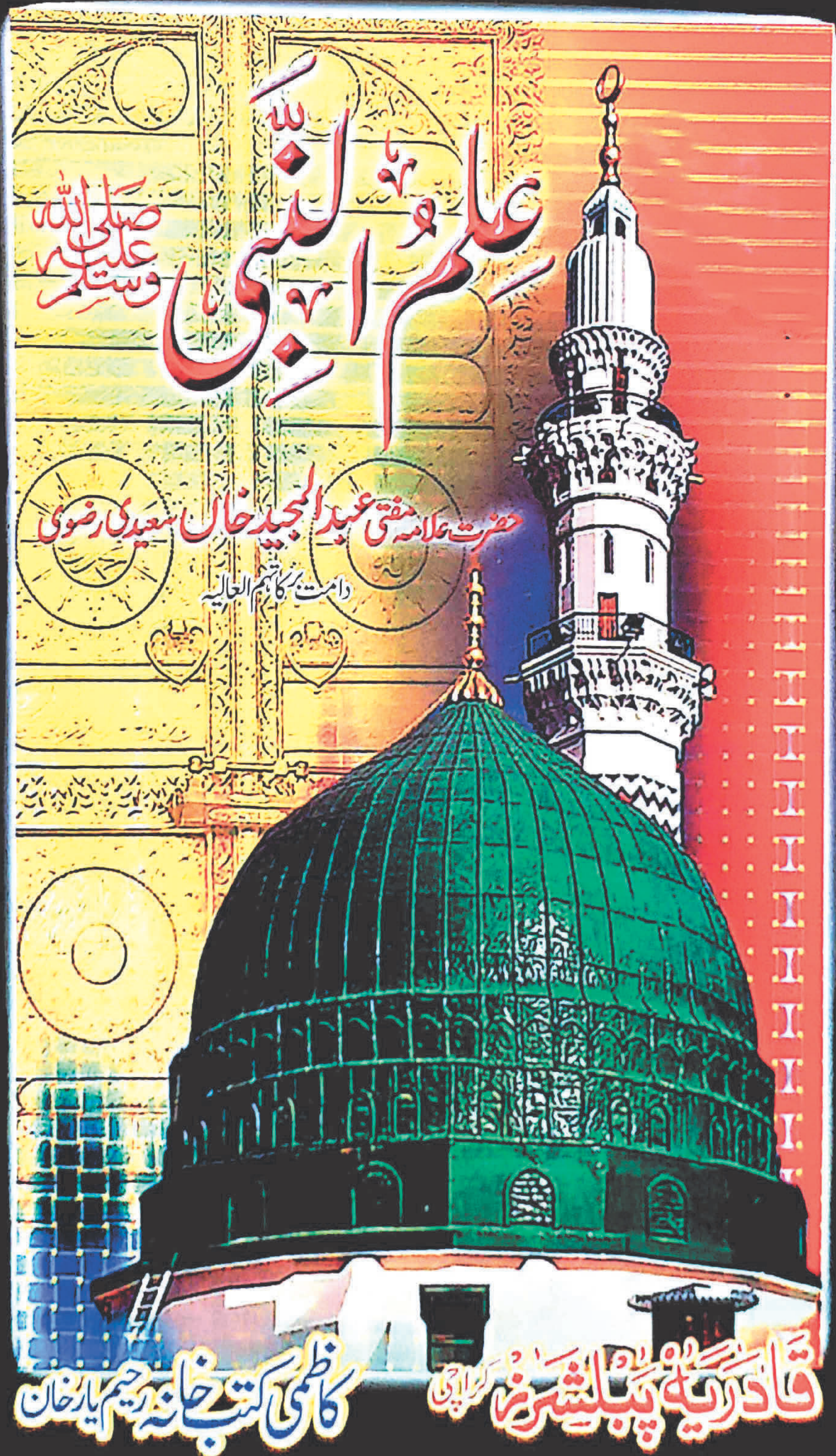

علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت علامہ مفتی عبد المجید خان سعیدی رضوی
دامت برکاتہم العالیہ
قادریہ پبلشرز کراچی
کاظمی کتب خانہ رحیم یار خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وماھو علی الغیب بضنین

اور وہ (نبی ﷺ) علم غیب پر بخیل نہیں (القرآن)

ترجمہ بابائے غیر مقلدیت امرتسری

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

ایک اہلِ تنقیص مبتدع غیر مقلد کے رسالہ "عالم الغیب کون؟" کا تابڑ توڑ جواب الموسوم بہ

علم النبی ﷺ

پر اعتراضات کا قلع قمع

از قلم

استاد العلماء مناظر اہلسنت مفتی اعظم مفتی عبدالمجید خان صاحب سعیدی رضوی
صدر مدرس و مہتمم دارلعلوم جامعہ غوثِ اعظم و جامعہ نبویہ و خطیب نوری جامع مسجد شاہی روڈ رحیم یارخان

قادریہ پبلشرز

5/A کارا بھائی کریم جی روڈ، نیا آباد کراچی۔ فون: 529937

E-mail Address: qadria@cyber.net.pk

اعتراضات بر بناء جہالت ہیں = معترض انتہائی کم علم ہے جسے علم سے دور کا واسطہ بھی نہیں حضور سیّد عالم ﷺ کے علم شریف پر اسکے یہ جملہ اعتراضات اسکی شدید جہالت کا نتیجہ ہیں جس کے لئے۔

نمونہ جہالت نمبر 1 = اتنا بھی کافی ہے کہ وہ سب سے بڑے مہربان کریم اور لکل شی علیم ربّ کے اسکے کارخانہ ایجاد میں سب سے محبوب تلمیذ اور سب سے بڑھ کر ذی استعداد شاگرد کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ لاعلم ثابت کرنے کے درپے ہے ۔جنہیں چودہ طبقوں کا جامع مفصّل کامل بلکہ اکمل ترین نصاب (قرآن مجید) پڑھایا گیا کہ یہ اعتراضات درحقیقت قرآن بلکہ خود ربّ رحمٰن جلّ جلالہ پر ہیں جو کسی اجہل شخص کا ہی کام ہوسکتا ہے۔

نمونہ جہالت نمبر 2 = علاوہ ازیں مزید سنیئے کتابچہ کے سرورق پر ایک آیت کا من مانا جملہ ''اِنّما الغیب للّٰہ'' نقل کر کے اسکا اردو ترجمہ اس طرح لکھا ہے۔ ''بے شک غیب صرف اللہ کیلئے ہے'' جو نہایت درجہ غلط ہے کیونکہ عربی کے ابتدائی طلباء بھی بخوبی جانتے ہیں کہ ''انّما'' کلمہء حصر ہے جسکا معنیٰ ''بے شک'' ہرگز نہیں اگر اسے کسی ماہر فن سے تلمّذ حاصل ہے تو وہ بیشک اس سے تصدیق لے لے کہ ہم اپنے اس موقف میں حق بجانب ہیں یا نہیں؟ اور اگر پوچھنا تقلید قرار پا کر شرک بنتا نظر آنے لگے تو تقلیدی ذریعہ سے ہٹ کر ہی بتادے کہ انّما کا معنیٰ بے شک کا ماخذ کیا ہے؟

نمونہ جہالت نمبر 3 = علاوہ ازیں اسی کے صفحہ ۴ پر لکھا ہے

معترض کی چودھویں نام کی قرآنی دلیل کا قلع قمع

معترض نے اس سلسلہ کی چودہویں دلیل پ ۱۱ کی سورۃ یونس کی آیت نمبر ۲۰ (فقل انما الغیب لله) پیش کی ہے ٹائیٹل پر اسکا ترجمہ یوں لکھا ہے۔ ''بیشک غیب صرف اللہ کیلئے ہے''

اور کتابچہ کے ص ۲۱ پر اسکا ترجمہ اسطرح کیا ہے۔ (اے رسول) آپ فرما دیجیے کہ ہر قسم کا غیب صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے (ذاتی ہو یا عطائی ہو) جسکے کئی جواب ہیں جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔

(۱) انما کلمہ حصر ہے جسکا ترجمہ ''بیشک،، کرنا درست نہیں بلکہ قبیح جہالت ہے (کما مر سابقاً) (۲) معترض خود اسکا جوابدہ ہے کیونکہ اسکے کئی پیشرو بمع خود، حضور سیّد عالم ﷺ کیلئے بتعلیم الٰہی بعض علم غیب کے قائل ہیں پس جب ہر قسم کا غیب اللہ ہی کیلئے ہونا فیصلہ قرآن ہے تو مخلوق کیلئے بعض علم غیب کیوں اور کیسے؟ (۳) علاوہ ازیں ہر قسم کے غیب کا مالک اللہ ہے تو سوال یہ ہے کہ جب وہ رحیم کریم جواد اور مختار و قادر بھی ہے تو وہ اپنے محبوب و مقرب بندوں کو اس سے نواز کیوں نہیں سکتا۔ الغرض اسکا کوئی ایسا لفظ تو نہیں جسکا یہ مطلب ہو کہ وہ علم غیب کسی کو نہیں دیتا یا اس نے کسی کو عطا نہیں فرمایا البتہ ''للہ،، کی لام سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اسکی عطاء برحق ہے۔ (۴) معترض کا یہ ترجمہ انتہائی مضحکہ خیز ہے کیونکہ اسکے الفاظ کا مفہوم یہ بن رہا ہے کہ ہر قسم کی پوشیدگی اللہ سے ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(۵) علاوہ ازیں معترض نے اپنے اس ترجمہ میں ذاتی کے ساتھ ساتھ عطائی علم غیب کو بھی

بے وضو (یا جس پر غسل فرض ہو اس)
کیلئے قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔
بے وضو (جبکہ غسل فرض نہ ہو) بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے۔
([illegible])

القرآن الکریم

ترجمہ کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان

ترجمہ: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت پروانۂ شمع رسالت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

تفسیر: صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی

ناشر: مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا
اور تم اللہ کو ف۲۱۰ اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو بے شک اللہ تمہارے کام جانتا ہے اور ف۲۱۱
تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ
اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کر کے توڑ دیا ف۲۱۲ اپنی قسمیں آپس میں
دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ
ایک بے اصل بہانہ بناتے ہو کہ کہیں ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ نہ ہو ف۲۱۳ اللہ تو اس سے تمہیں آزماتا
بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوْ شَآءَ
ہے ف۲۱۴ اور ضرور تم پر صاف ظاہر کردے گا قیامت کے دن ف۲۱۵ جس بات میں جھگڑتے تھے ف۲۱٦ اور اللہ چاہتا
اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ
تو تم کو ایک ہی امت کرتا ف۲۱۷ لیکن اللہ گمراہ کرتا ہے ف۲۱۸ جسے چاہے اور راہ دیتا ہے ف۲۱۹ جسے
يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اَيْمَانَكُمْ
چاہے اور ضرور تم سے ف۲۲۰ تمہارے کام پوچھے جائیں گے ف۲۲۱ اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل
دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ
بہانہ نہ بنالو کہ کہیں کوئی پاؤں ف۲۲۲ جمنے کے بعد لغزش نہ کرے اور تمہیں برائی چکھنی ہو ف۲۲۳ بدلہ اس کا
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا
کہ اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور تمہیں بڑا عذاب ہو ف۲۲۴ اور اللہ کے عہد پر تھوڑے دام
قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ
مول نہ لو ف۲۲۵ بے شک وہ ف۲۲٦ جو اللہ کے پاس ہے تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو جو تمہارے پاس ہے ف۲۲۷

ف۲۱۰ اس کے نام کی قسم کھا کر ف۲۱۱ تم عہد اور قسمیں توڑ کر ف۲۱۲ مکہ مکرمہ میں ریطہ بنتِ عمرو ایک عورت تھی جس کی طبیعت میں بہت وہم تھا اور عقل میں فتور، وہ دوپہر تک محنت کر کے سوت کاتا کرتی اور اپنی باندیوں سے بھی کتواتی اور دوپہر کے وقت اس کاتے ہوئے کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر ڈالتی اور باندیوں سے بھی تڑواتی یہی اس کا معمول تھا۔ معنی یہ ہیں کہ اپنے عہد کو توڑ کر اس عورت کی طرح بیوقوف نہ بنو۔ ف۲۱۳ مجاہد کا قول ہے کہ لوگوں کا طریقہ یہ تھا کہ ایک قوم سے حلف کرتے اور جب دوسری قوم اس سے زیادہ تعداد یا مال یا قوت میں پاتے تو پہلوں سے جو حلف کئے تھے توڑ دیتے اور اب دوسرے سے حلف کرتے اللہ تعالیٰ نے اس کو منع فرمایا اور عہد کے وفا کرنے کا حکم دیا۔ ف۲۱۴ کہ مطیع اور عاصی ظاہر ہو جائے ف۲۱۵ اعمال کی جزا دے کر ف۲۱٦ دنیا کے اندر ف۲۱۷ کہ تم سب ایک دین پر ہوتے ف۲۱۸ اپنے عدل سے ف۲۱۹ اپنے فضل سے ف۲۲۰ روزِ قیامت ف۲۲۱ جو تم نے دنیا میں کئے ف۲۲۲ راہِ حق و طریقۂ اسلام سے ف۲۲۳ یعنی عذاب ف۲۲۴ آخرت میں ف۲۲۵ اس طرح کہ دنیائے ناپائیدار کے قلیل نفع پر اس کو توڑ دو۔ ف۲۲٦ جزاء و ثواب ف۲۲۷ سامان دنیا یہ سب فنا ہو جائے گا اور ختم۔